بیتی بات کا بڑھتا بہاؤ

’جو بیتا سو بیتا‘ یا ’جو گزر گیا اسے جانے دیجئے‘ یا ’رات گئی بات گئی‘...... یہ بات اگر رشتوں میں گھلتی کڑواہٹ کے لئے ہو تو اس حد تک مانی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر یہ بات انسانی تاریخ کی بابت ہو یعنی وسیع کینویس والی بات ہو تو معاملہ ہی اور ہو جاتا ہے۔ بیتے ہوئے سے اپنا رشتہ توڑنا کون سی عقلمندی ہے! یہ ماضی ہی ہے جو حال بناتا ہے اور آگے بڑھ کر مستقبل سنوارتا ہے۔ یہی ’تاریخی روانی‘ ہے۔ اس سے آنکھ چرانے کا مطلب ’حال‘ کو اندھا کر ’بدحال‘ کرنا ہے اور مستقبل کو اندھیر کے حوالے کر دینا ہے۔ یعنی اسے پیچھے لا کھڑا کر دینا ہے۔ تاریخی روانی کو سمجھنا ہی ترقی اور کامیابی و کامرانی کی نشانی ہے۔ یہی آدمیت کی کہانی بھی ہے۔ ویسے یہ صرف انسانی خاصیت نہیں ہے، بلکہ پوری کائنات پر اسی روانی کی مستقل حکمرانی ہے۔ بس انسانی حدوں میں آکر اسے دانشوری کا ساتھ مل جاتا ہے اور بننے سنورنے کو پورا پورا سنہرا موقع مل جاتا۔ دیکھئے آسماں سے باتیں کرتے اور ہواؤں کو ناپتے طیاروں کو اپنی اڑان بھرنے کے لئے زمین کی ضرورت پڑتی ہے۔ حال کی ساری مستقبلی اور مستقبل پسندانہ (Futuristic) پروازیں ماضی کے لانچ پیڈ سے ہی ہو سکتی ہیں۔ بات یہی ہے کہ ماضی سے رشتہ کھونا نہیں چاہئے، دانشورانہ ارتقا کی بات یہ ہے کہ ماضی میں کھو جانا بھی نہیں چاہئے۔ وہیں ’پدرم سلطان بود‘ کا غرہ پالنا نہ چاہئے۔ یہ غرہ ہمیں سلطان بنانے سے تو رہا‘ کہیں ہمیں ’نابود‘ ہی نہ کر دے۔ ماضی سے لگاؤ کی حدوں کو مقرر کرنے کا کام عقل و دانش کے سپرد کرنا چاہئے۔

آج کا عام منظرنامہ ہماری کچھ امید افزا تصویر نہیں دے رہا ہے۔ ہم معقول حدوں میں بھی ماضی سے رشتہ استوار نہیں رکھ پا رہے ہیں۔ لگتا ہے ہم اپنے ماضی کو سرے سے بھول چکے ہیں۔ ہمارے سپنے میں بھی ماضی نہیں آتا۔ ماضی کیا، ہم سے خود خواب کا رشتہ ہمارے لئے کھوتا جا رہا ہے۔ اگر یہ ہے تو یہ ہمارے مستقبل کے لئے خطرہ کی بہت بڑی گھنٹی ہے۔

مجلہ ’شعاعِ عمل‘ ماضی کے رشتہ کو خاص اہمیت دیتا ہے۔ موجودہ شمارہ بھی اس کا گواہ ہے۔ اسی ضمن میں ہم نے اپنی تنگ سامانی اور بہت سی کمزوریوں کے باوجود ہندوستانی شیعہ انسائیکلوپیڈیا کا کام شروع کیا ہے۔ یہ صرف آپ کی بھرپور حمایت و تعاون کی امید پر شروع کیا گیا ہے اور آپ ہی کے بل بوتے کامیابی کے ساتھ انجام کو پہنچ سکتا ہے۔ گزشتہ شمارے میں ہم نے کچھ فارم منسلک کئے تھے۔ آپ سے التجا ہے، انہیں زیادہ سے زیادہ بھر کر ہمارا اشتراک کریں۔

آخر میں خالق و کارساز زمان و مکاں کی بارگاہ میں دعا ہے کہ آپ سب کو سلامت رکھے، سماجی بیداری میں علم نواز رکھے اور آپ کے ماضی، حال اور مستقبل میں دنیوی و اخروی کامیابیوں کا محور بنا دے۔ (م۔ر۔ عابد)